

من زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز

دوزخ سے بچنے کا آسان طریقہ

تصنیف:

فقیہ العصر، بقیۃ السلف، حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

قادر نقشبندی

ناشر:

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور بی سی ٹاور 54 جناح کالونی

فیصل آباد

فون: 041-2602292

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ----- دوزخ سے بچنے کا آسان طریقہ

مصنف:۔۔۔۔۔ حضرت الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی قادری نقشبندی

قیمت: _____ ایک بار بغور مطالعہ

کتابت: ----- عبدالمصطفیٰ محمد امجد بھائی

_____ ٹائٹل ڈیزائن: _____

10,000_____تعداد:

انتخابات

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور بی سی ٹاور 54 جناح کالونی

فیصل آباد

فون : 041-2602292

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں نے کتاب ”دوزخ سے بچنے کا آسان طریقہ“ کا مطالعہ کیا اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ کتاب ہر مسلمان بہن، بھائی کے ہاں موجود ہونی چاہیے۔ لہذا میری اپیل ہے کہ اس کتاب کو مفت حاصل کریں اور اس کا مطالعہ رکھیں۔ کم از کم ایک ماہ بعد ایک بار مطالعہ کر لیا کریں۔

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دوزخ سے بچ کر جنتِ خلد پہنچ جائیں گے۔ والسلام



محمد راشد حبیب

سابق مدرس اسلامک یونیورسٹی کھڑریانوالا

فیصل آباد

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

میرے مسلمان بھائیو شیطان بڑا مکار ہے، عیار ہے راہ مار ہے۔

نعوذ بالله من ذالک .

جب اس کے گلے میں آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے لعنت کا طوق پڑ گیا تو شیطان نے قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت مانگ لی اور جب اس کو مہلت مل گئی تو شیطان نے کہا اے اللہ میں اس آدم جس کی وجہ سے میرے گلے میں لعنت کا طوق پڑا ہے اس آدم کی اولاد کو چھوڑ دوں گا نہیں۔ آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے جیسے بھی ہو سکا ان کو گمراہ کروں گا اور آدم کی اولاد کو نماز نہیں پڑھنے دوں گا۔

ولا تجد اکثرہم شاکرین۔ ان کو سجدہ شکر نہیں کرنے دوں گا۔

لہذا یہ مکار اور عیار شیطان بڑے بڑے قسم قسم کے چکے دیتا ہے حکمرانوں اور دنیا کے بڑے لوگوں کو یہ چکے دیتا ہے کہ خدمت خلق بہت بڑی نیکی ہے نماز نہ بھی پڑھیں تو کوئی بات نہیں حالانکہ یہ فرامین رسول ﷺ کے سراسر خلاف ہے جیسے کہ اسی کتاب کے صفحہ 28 اور 29 پر ہے اور ساتھ ہی ایک عبرتناک واقعہ بھی درج ہے۔

بہر حال جب شیطان نے دربار الہی میں یہ کہا کہ میں اولاد آدم کو نماز نہیں پڑھنے دوں گا جیسے بھی ہو سکا گمراہ کروں گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے شیطان اس اولاد آدم میں سے جو بھی تیرا ساتھ دے گا ان سب کو تیرے ساتھ ہی دوزخ میں پھینکا جائے گا۔ لمن تبعک

منهم لا ملنن جهنم منكم اجمعين. (قرآن پاک)

اے میرے مسلمان بھائی ہم ہوش کریں جاگیں اور شیطان کے بہکانے میں نہ آئیں
نافرمان اور منکر بندہ جب قبر میں جاتا ہے تو وہاں جا کر پچھتا تا ہے اور رو، رو کرواویلا کرتا
ہے۔ قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت. (قرآن مجید)

عرض کرتا ہے یا اللہ میں بھول گیا، میں گناہ کر بیٹھا مجھ سے غلطیاں کوتاہیاں ہوتی رہیں
یا اللہ ایک بار مجھے دنیا میں بھیج اب میں کوئی گناہ کوئی غلط کام نہیں کروں گا اس پر
اللہ تعالیٰ کافرمان جاری ہوگا کلا یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ تجھے دوبارہ دنیا میں بھیجیں۔

ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون. اور اب تو اے بندے قیامت تک اپنی
کرتوتوں کا مزہ چکھ۔

اے میرے مسلمان بھائیو۔ بہنو آؤ ہم آج ہی سچی توبہ کریں۔ نماز پابندی سے پڑھیں
اور نماز پڑھنے کیلئے یہ کتاب جو آپ کے ہاتھ میں ہے بہترین راہنمائی کرتی ہے اس
کتاب کو پندرہ دن یا مہینہ بعد ایک بار غور سے پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے
فضل سے آپ یکے نمازی بن کر جنت کی بہاریں حاصل کر لینگے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے تاکہ ہم چند روزہ زندگی کو
برباد کر کے دوزخ نہ خرید لیں۔

دعاء گو

حافظ محمد شہباز

خطیب جامع مسجد گلشن رحمت فیصل آباد

.....﴿فہرست مضامین﴾.....

صفحہ	عنوان
۱	دوزخ کا مختصر بیان
۶	پہلا باب
۶	پیش لفظ
۹	نماز پڑھنے کی فضیلت
۱۶	تنبیہ
۲۰	دعوت فکر
۲۱	دوسرا باب
۲۱	نماز نہ پڑھنے کا وبال
۲۶	عبرت ناک واقعہ
۴۷	انتباہ
۵۰	تیسرا باب
۵۰	ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں لیکن پڑھی نہیں جاتی۔۔۔۔۔
	اس کا سو فیصد کامیاب علاج
۵۳	چوتھا باب (نماز میں خیالات اور وسوسے)۔۔۔۔۔

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ و نبیہ و رسولہ
سید العالمین اکرم الاولین والاخرین و علی الہ و اصحابہ
اجمعین۔

(دوزخ کا مختصر بیان)

دوزخ اتنی بڑی اور ایسی بڑی بلا ہے کہ جس کا اندازہ کیا ہی نہیں جاسکتا
سید دو عالم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی ذکر کیا جاتا
ہے جس سے ہر ذی شعور انسان اندازہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

﴿حدیث پاک﴾

سیدنا عبد اللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا: یوتی بجهنم یومئذ لھا
سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک
یجر ونھا۔ (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ شریف)

یعنی قیامت کے دن جب دوزخ کو محشر کے میدان میں لایا جائے گا

اس وقت دوزخ کو ستر ہزار لگام ہوگی اور ہر لگام کے ساتھ ستر، ستر ہزار فرشتہ ہوگا جو کہ دوزخ کو کھینچ کر لائیں گے۔ (الامان الحفیظ)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: واعتدنا لمن کذب بالساعة سعيراً.

یعنی جو لوگ قیامت پر یقین نہیں رکھتے ان کیلئے ہم نے دوزخ تیار کیا ہوا ہے۔ اذا راتهم من مکان بعید سمعوا لها تغيظا و زفیراً. (قرآن مجید۔ سورۃ فرقان)

جب دوزخ دوزخی لوگوں کو دیکھے گا تو دور سے ہی اس کا غیظ و غضب اس کا جوش و خروش اور اس کی چنگھاڑ سن لیں گے۔ پھر جب ان کو زنجیروں میں جکڑ کر فرشتے دوزخ میں پھینکیں گے تو نہایت تنگ بند کوٹھریوں میں ڈالے جائیں گے وہ وہاں دوزخ کا غیظ و غضب دیکھیں گے تو وہاں موت مانگیں گے اے کاش ہمیں موت آجائے اور ہم مر جائیں۔

﴿ حدیث پاک ﴾

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن وہ ناشکرابندہ دربار الہی میں لایا جائے گا جو دنیا میں بہت اونچا، بہت مالدار (صاحب ثروت، صاحب اقتدار تھا) اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فرشتو اس کو دوزخ میں ایک غوطہ دے کر لاؤ جب اس کو غوطہ دے کر لایا جائے گا تو پوچھا جائے گا اے بندے کیا تو نے دنیا میں کوئی خوشی، کوئی راحت، کوئی آسائش دیکھی تھی تو دوزخ اتنی بڑی بلا ہے کہ وہ ایک ہی غوطہ سے ساری خوشیاں بھول جائے گا اسے دنیا کی کوئی خوشی کوئی آسائش یاد نہ رہے گی اور وہ قسمیں کھا کر کہے گا۔ لا واللہ یارب۔

یعنی یا اللہ مجھے تیرے رب ہونے کی قسم ہے میں نے دنیا میں کوئی خوشی کوئی آسائش، کوئی راحت نہیں دیکھی تھی (ایسی بڑی بلا ہے دوزخ)

پھر اس شکر گزار بندے کو لایا جائے گا جس کی ساری زندگی دھکے دھوڑے کی، پریشانیوں کی، اور مصیبتوں میں گزری ہوگی حکم ہوگا اے فرشتو اس میرے شکر گزار بندے کو جنت کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ جب لایا جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا اے بندے تو نے دنیا میں

کوئی پریشانی، کوئی دکھ، کوئی مصیبت دیکھی تھی تو جنت ایسی پیاری بہار ہے کہ وہ بندہ ایک ہی جھلک دیکھنے سے دنیا کی ساری پریشانیاں، ساری مصیبتیں سارے دکھ بھول جائے گا اور عرض کرے گا اے میرے مولیٰ مجھے تیری عزت و جلال کی قسم میں نے دنیا میں کوئی پریشانی، کوئی مصیبت، کوئی دکھ نہیں دیکھا تھا (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۰۲)

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: افرایت ان متعناہم سنین
 ثم جاءہم ما كانوا یوعدون ما اغنی عنہم ما كانوا
 یمتعون۔ (قرآن مجید۔ سورۃ شعرا)

یعنی تم بتاؤ کہ اگر ہم ان دنیا داروں کو کچھ سال دنیاوی نعمتوں میں لطف اندوز ہونے دیں پھر وہ قیامت کے دن عذاب میں گرفتار کئے جائیں تو یہ دنیا کی چند روزہ عیش و عشرت کی زندگی انہیں کیا فائدہ دے گی۔ کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔

کیونکہ یہ دنیاوی زندگی اس آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی خود رسول اللہ ﷺ نے مثال دے کر سمجھایا اور فرمایا:

والله ما الدنيا في الآخرة الا مثل ما يجعل احدكم اصبعه

في اليم فلينظر به يرجع. (صحیح مسلم - مشکوٰۃ ص ۴۳۹)

یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم یہ دنیاوی زندگی آخرت کی زندگی کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبو کر اٹھائے تو جو تری انگلی کے ساتھ آتی ہے اس تری کو جو نسبت سمندر کے پانی کے ساتھ ہے ایسی نسبت اس دنیاوی زندگی کو اس آخرت کی زندگی کے ساتھ ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ ہم دنیاوی زندگی، گدلی زندگی، دھوکہ کی زندگی، ساتھ چھوڑ جانے والی زندگی پر ہی لٹو ہو گئے ہیں اور اتنے اس بے وفا زندگی پر لگن ہوئے ہیں کہ ہمیں سجدہ شکر (یعنی نماز) کی بھی فرصت نہیں ملتی ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس،

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

حسبنا الله ونعم الوكيل

(ابوسعید محمد امین غفرلہ)

.....﴿پہلا باب﴾.....

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿پیش لفظ﴾

الحمد لله الذي جعلنا من امة حبيبه و نبيه ورسوله
سيد العالمين اكرم الاولين والاخرين صلى الله تعالى عليه
وعلى اله واصحابه اجمعين. اما بعد!

اے میرے عزیز! اے میرے مسلمان بھائی ہم سیدنا نوح علیہ السلام کی
امت نہیں ہم سیدنا ہود علیہ السلام کی امت نہیں ہم سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ
السلام کی امت نہیں جن کے لئے بڑے کڑے احکامات تھے۔ ہم
اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کی امت ہیں ہمارے لئے کڑے اور
کٹھن احکامات نہیں ہیں بلکہ چوں مہمان عزیز است طفیلی ہم عزیز والا
معاملہ ہے ہمارے لئے دوزخ سے بچ کر جنت میں پہنچ جانا بڑا آسان ہے
تین چیزیں اپنالو تو جنت ہی جنت ہے۔

﴿اول﴾ دل میں عشق اور ادب مصطفیٰ ﷺ پیدا کرو۔

﴿دوم﴾ نمازیں پابندی سے پڑھو۔

﴿سوم﴾ درود شریف کی کثرت رکھو۔

عشق رسول ﷺ کیلئے کتاب البرہان، حمایت رسول ﷺ اور مقام مصطفیٰ ﷺ ادب کی اہمیت اور دیگر عظمت والی کتابیں پڑھو۔

درود شریف کیلئے آب کوثر، شفاعت اور شرف امت اور نماز کیلئے یہ جو رسالہ آپ کیلئے پیش کیا جا رہا ہے اس کا مطالعہ کریں انشاء اللہ اس رحیم و کریم مولیٰ جل جلالہ کے فضل اور اس کی توفیق سے دوزخ سے نجات اور جنت میں خلود نصیب ہوگا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

﴿سوال﴾

آپ نے صرف نماز اور درود شریف پر ہی زور دیا ہے تو باقی برائیاں جن میں معاشرہ گھرا ہوا ہے ان کا ذکر تک نہیں کیا۔

﴿جواب﴾

جب نماز صحیح طور پر پڑھی جائے تو ساری برائیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں

اللہ تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے ان الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنکر

یعنی نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روک لیتی ہے۔ جیسے آگے واقعہ
آ رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ الموفق

(ابوسعید غفرلہ)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على حبيبہ و نبیہ
ورسولہ سید العالمین وعلی الہ و اصحابہ اجمعین۔
اما بعد!

دین اسلام کے پانچ رکن ہیں کلمہ شہادت کے بعد سب سے اول
سب سے اہم رکن نماز ہے نماز دین کا ستون ہے نماز قبر کا نور ہے
نماز بخشش کی سند ہے نماز اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو راضی کرنے کا بہترین
ذریعہ اور وسیلہ ہے نماز شیطان سے بچے رہنے کا کامیاب عمل ہے لہذا
نماز کی اہمیت اور فوائد بیان کرنے کیلئے چند صفحات تحریر کئے جاتے ہیں
اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو سچا پکا نمازی بنائے تاکہ ہم دونوں جہانوں
میں سرخرو ہو جائیں اور جنت کی بہاریں حاصل کر سکیں توفیق دینے والا
اللہ تعالیٰ ہے۔ جل جلالہ و عم نوالہ

﴿نماز پڑھنے کی فضیلت﴾

(۱)

بے حیائی اور برائی، بدمعاشی، غنڈہ گردی نشے کی عادت اور قتل و غارت کا علاج نماز ہے۔

قرآن پاک میں ہے۔

اقم الصلاة ان الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر

﴿سورة عنکبوت: آیت ۴۵﴾

یعنی اے بندے نماز قائم کر کیونکہ نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روک لیتی ہے۔

﴿واقعہ﴾

منقول ہے کہ ایک نیک آدمی اللہ والا تھا اس کی بیوی خوبصورت صاحبہ حسن و جمال تھی۔ وہ کہیں جا رہی تھی تو کسی بدمعاش کی اس پر نظر پڑ گئی اور وہ لٹو ہو گیا اس نے ڈورے ڈالنے شروع کر دیے۔ ایک دن آنا سامنا ہوا تو اس بدمعاش نے اپنا عندیہ ظاہر کر دیا اور بولا بی بی میں تجھ پر عاشق ہو گیا ہوں یہ سن کر وہ پاک دامن خاتون بہت گھبرائی اور گھر آ کر خاوند کے

سامنے سارا ماجرا بیان کر دیا کہ فلاں نے مجھ سے یہ بات کہی ہے میرا تو دل جل گیا ہے خاوند بولا کوئی بات نہیں اب اگر ملاقات ہو تو اس سے کہنا صرف ایک شرط ہے وہ یہ کہ تو میرے خاوند کے پیچھے چالیس دن باجماعت نماز ادا کر کہ تکبیر تحریمہ بھی نہ چھوٹے اور جب اس بد معاش کو یہ پیغام ملا تو بولا یہ تو بات ہی معمولی ہے وہ نہایا دھویا کپڑے بدلے پھر چالیس دن اس اللہ والے کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی کہ تکبیر تحریمہ بھی نہ چھوٹی اور جب چالیس دن پورے ہو گئے تو خاوند نے بیوی سے کہا اب اگر ملاقات ہو تو اس شخص سے پوچھنا کیا خیال ہے۔

جب اس سے پوچھا گیا تو وہ بولا نہ جی اب تو دل میں اللہ کی محبت آگئی ہے اب سارے گندے کام چھوٹ گئے ہیں۔

کیوں نہ ہو جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک نماز بے حیائیوں اور برے کاموں سے روک لیتی ہے۔

والحمد لله رب العالمین

(۲)

نماز غلطیوں، خطاؤں اور گناہوں کو دھو دیتی ہے اور بندے کو پاک

صاف کر دیتی ہے۔

چنانچہ حدیث پاک میں ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابہ! یہ تو بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر جاری ہو اور وہ اس نہر میں روزانہ پانچ بار غسل کرے تو کیا اسکے جسم پر میل رہ جائے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کے جسم پر میل باقی نہیں رہ سکتا۔ تو رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا یہ مثال پانچ نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے نمازی کی خطاؤں کو مٹاتا رہتا ہے۔
(مشکوٰۃ شریف: ص ۵۷)

اس کی وضاحت مندرجہ ذیل واقعہ سے عیاں ہے۔

(۳)

مجالس سنیہ میں ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے جا رہے تھے آپ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک جانور سفید رنگ کا دریا کے کنارے پر دلدل اور کیچڑ میں لت پت ہوتا ہے پھر وہ کیچڑ سے نکل کر گہرے پانی میں غوطہ لگاتا ہے تو وہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ وہ جانور پھر کیچڑ میں آیا اور خوب لت پت ہوا پھر نکلا اور گہرے پانی میں جا کر غوطہ لگایا

تو وہ بالکل پاک صاف ہو گیا اور اس نے پانچ مرتبہ یوں ہی کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ جانور کیا کرتا ہے جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی یہ جانور آپ کو حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کی شان و عظمت بتاتا ہے۔ یہ کیچڑ امت کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا کا صاف پانی نماز کی مثال ہے حبیب خدا ﷺ کے امتی گناہوں میں لت پت ہوں گے پھر اذان ہوگی مسجد میں جائیں گے نماز پڑھیں گے تو بالکل پاک صاف ہو جائیں گے دن بھر میں پانچ مرتبہ یوں ہی ہوتا رہے گا اور امت محمدیہ نمازوں کی برکت سے پاک صاف ہوتی رہے گی۔ (احسن المواعظ۔ ص ۱۵۶)

(۴)

ایک صاحب دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا اس گناہ کی سزا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے وہ مجھ پر قائم کیجئے۔ یہ سن کر نبی رحمت شفیع امت ﷺ خاموش ہو گئے پھر نماز قائم ہوئی اور جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ صاحب پھر کھڑے ہو گئے اور اپنا معاملہ پیش کیا تو رسول اکرم حبیب معظم ﷺ نے

پوچھا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پڑھی ہے۔ تو فرمایا جا اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ نماز کی برکت سے معاف فرما دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پاک نازل فرمائی ہے:

اقم الصلاة طرفي النهار و زلفا من الليل ان الحسنات

يذهبن السيئات . (سورة هود۔ آیت ۱۱۴)

یعنی اے بندے! نماز کو رات دن میں قائم رکھ کہ نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں اور جب اس نے یہ حکم سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ صرف میرے لئے ہی ہے۔ تو حبیب خدا ﷺ نے فرمایا یہ حکم میری ساری امت کیلئے ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ ص ۵۸)

والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على حبيب
سيد العالمين وعلى اله واصحابه اجمعين.

(۵)

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر نکلے جبکہ موسم خزاں تھا۔ باہر گئے تو ایک درخت نظر آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑ کر

حرکت دی تو پتے نیچے گر گئے۔ پھر فرمایا: اے ابوذر میں نے عرض کیا
 لبیک یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: جب مومن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نماز
 پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے
 جھڑ گئے ہیں۔ ﴿مشکوٰۃ شریف۔ ص ۵۸﴾

(۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے
 ارشاد فرمایا: جو بندہ نماز کو پابندی سے پڑھے تو یہ نماز اس کے لئے قیامت
 کے دن نور ہوگی اور اس نمازی کے لئے بخشش کی سند اور ذریعہ نجات
 ہوگی۔ ﴿مشکوٰۃ شریف۔ ص ۵۸﴾

(۷)

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نیکیوں میں سے کونسا عمل افضل ہے؟
 فرمایا: نماز۔ اس نے پھر عرض کی حضور اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟
 فرمایا: نماز۔ تیسری بار عرض کیا تو فرمایا: نماز۔ پھر چوتھی مرتبہ یہی عرض کیا تو
 فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

﴿ترغیب و ترہیب۔ ص ۲۴۷﴾

(۸)

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابو ہریرہؓ کو اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے تو تیرے پاس تیرا رزق ایسی جگہ سے آئے گا کہ تجھے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ ﴿احیاء العلوم۔ ص ۱۵۳﴾

(۹)

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس کسی نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف فرض نماز کے لئے چلا اور امام کے ساتھ نماز ادا کی تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ﴿ترغیب و ترہیب۔ ص ۲۰۷، جلد ۱﴾

(۱۰)

مطرب بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں ایک قبرستان گیا وہاں میں نے ایک قبر کے قریب دو رکعت نماز پڑھی جو کہ بوجہ تھکاوٹ اچھی طرح ادا نہ ہو سکی پھر مجھے اونگھ آئی تو میں نے دیکھا قبر والا مجھ سے کہہ رہا ہے اے بھائی تو نے دو رکعت نماز پڑھی ہے جسے تو معمولی سمجھ رہا ہے میں نے کہا ہاں ایسے ہی ہے تو اس قبر والے نے کہا تم ابھی زندہ ہو تم عمل کر سکتے ہو۔ مگر تم نماز کی فضیلت کو

نہیں جانتے اور ہم جان چکے ہیں مگر افسوس کہ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔
 اے بھائی غور سے سن جیسی تو نے دو رکعت پڑھی ہیں اور ان کو معمولی سمجھ
 رہا ہے اگر میں ایسی پڑھ سکوں تو میرے نزدیک یہ ساری دنیا اور دنیا کی
 نعمتوں سے افضل اور محبوب ہے۔ ﴿شرح صدور۔ ص ۱۷۱﴾
 لیکن افسوس صد افسوس کہ آج کا مسلمان دنیا میں ایسا لگن ہو گیا ہے کہ
 اسے نماز کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ ہاں جب قبر میں جائینگے تو سارے
اندھیرے چھٹ جائینگے۔ فکشفنا عنک غطاءک فبصرک
الیوم حدید۔ پھر پچھتاوا لگے گا مگر اس وقت کا پچھتانا کچھ فائدہ نہ دیگا
 اللہ تعالیٰ ہمیں غفلت سے بیدار کرے۔ (آمین)

﴿تنبیہ﴾

ایمان بیج ہے اور اعمال صالحہ (نماز، روزہ وغیرہ) یہ پانی کی مانند ہیں اور
 ہر انسان سوچ سکتا ہے کہ اگر پودے کو پانی ملتا رہے تو وہ ہر ابھرا اور تنومند
 درخت بن جائے گا اور اس کا اکھیڑنا مشکل ہو جائے گا۔
 لیکن اگر بیج بونے کے بعد اسے پانی نہ دیا جائے تو وہ خشک ہو کر نا کارہ ہو
 جائیگا ایسے خشک پودے کو جو بھی راگبیر اکھاڑ کر لے جانا چاہے لے جاسکتا

ہے کیونکہ مالک کے نزدیک اس خشک پودے کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔
 لیکن اگر وہ پودا پانی ملنے کی وجہ سے ہر ابھرا تو مندر بن جائے تو مالک اس کی
 حفاظت کرے گا کیونکہ وہ قیمتی چیز ہے یوں ہی جس ایمان کو اعمال صالحہ کا
 پانی ملتا رہے وہ ایمان ہر ابھرا اور مضبوط ہو جائے گا ایسے ایمان کو شیطان
 چھین نہیں سکتا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ

آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔

یعنی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی ایمان پر ثابت رکھتا ہے اور اگر بندہ
 ایمان لانے کے بعد نماز، روزہ سے غفلت کرے تو وہ ایمان خشک پودے
 کی طرح ہے ایسے ایمان کو شیطان آسانی سے چھین سکتا ہے۔ ایسا خشک
 ایمان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں نہیں ہے۔

نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ۔ یعنی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اللہ تعالیٰ بھی
 ان کو بھلا دیتا ہے۔

اور جو لوگ نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو
 یاد فرماتا ہے ان کے ایمان کو ایک شیطان کیا لاکھوں شیطان اکٹھے ہو جائیں
 تو ایمان چھین نہیں سکتے۔ فاذا کرونی اذکرکم۔ یعنی اے بندو! تم مجھے

یاد کرو ﴿ نمازیں پڑھو ﴾ میں تمہیں یاد کروں گا ﴿ حفاظت میں رکھوں گا ﴾ اور پھر قرآن وحدیث کا اٹل فیصلہ ہے کہ جس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہوا وہ کفر پر مرا اس پر ہمیشہ کیلئے جنت حرام ہے وہ کبھی جنت نہیں جاسکتا ایسے بندے کی جو کفر پر مرا کوئی ولی، غوث، قطب اور کوئی نبی کوئی رسول شفاعت نہیں کریں گے۔ ولا تنفعهم شفاعۃ الشافعیین۔

﴿اپیل﴾

اے میرے مسلمان بھائی! اٹھ جاگ ہوش کر اور نماز کا دامن پکڑ اس دنیا میں بار بار نہیں آنا ابھی وقت ہے کہ توبہ کر لیس اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا قال رب ارجعون لعلى اعمل صالحا فى ما تركت کلا۔ یعنی نافرمان اور کافر و منافق بندہ جب قبر میں جائیگا تو رو، رو کر عرض کریگا یا اللہ میں بھول گیا یا اللہ مجھ سے غلطی ہو گئی میں گناہ کر بیٹھا مجھے ایک بار دنیا میں بھیج اب میں کوئی گناہ کوئی غلط کام نہیں کروں گا حکم آئے گا کلا۔ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ تجھے دوبارہ دنیا میں بھیجیں۔

ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون۔ اب تو اے بندے قیامت تک اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھ۔ ﴿حسبنا الله ونعم الوكيل﴾

اے میرے مسلمان بھائی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح طور پر

فرمادیا ہے: **ان الشیطان لکم عدو فاتخذوه عدوا انما یدعوا**

حزبه لیکونوا من اصحاب السعیر۔

یعنی اے بندو! شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن جانو یہ شیطان
بندوں کو اپنی جماعت میں شامل کرنا چاہتا ہے تاکہ بندے دوزخی بن
جائیں۔ ﴿الامان الحفیظ﴾

نیز فرمایا: **ولقد اضل منکم جبلا کثیرا فلم تکنوا تعقلون۔**

اے بندو اس شیطان نے تم میں سے بہت ساری قوموں کو گمراہ کیا ہے
کیا تمہیں عقل نہیں تم سمجھتے نہیں ہو۔

اس شیطان نے نوح علیہ السلام کی قوم۔ ہود علیہ السلام کی قوم۔
صالح علیہ السلام کی قوم۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو گمراہ کر کے دوزخی بنا دیا۔
اے میرے مسلمان بھائی! آؤ ہم جاگیں بوش کریں پابندی سے نمازیں
پڑھیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچائے رکھے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

کیا معلوم شام سے پہلے ہی موت کا فرشتہ آجائے تو پھر توبہ کی مہلت نہیں ملے گی۔

..... دعوت فکر

پھر ہم غور کریں کہ نماز کیسی بہار اور کیسا ذریعہ نجات ہے۔

نمازی بندہ فجر کی نماز پڑھتا ہے تو دوبار اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے یا اللہ

مجھے شیطان کے شر سے بچا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

پھر جب ظہر کی نماز پڑھتا ہے تو کم از کم چار بار یہی دعا مانگتا ہے پھر عصر کی

نماز پڑھتا ہے تو تین بار یہی دعا مانگتا ہے دو بار عصر کی سنتوں میں اور ایک

بار فرضوں میں اور جب مغرب کی نماز پڑھتا ہے تو کم از کم تین بار یہی دعا

مانگتا ہے اور جب عشاء کی نماز پڑھتا ہے تو چھ بار یہی دعا کرتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

یا اللہ مجھے شیطان مردود کے شر سے محفوظ رکھ۔

الحاصل جو نمازی روزانہ کم از کم اٹھارہ (۱۸) بار اللہ تعالیٰ سے دعا کرے

تو کیا وہ اللہ رب العالمین جوارحم الرحیم ہے جس کا ارشاد گرامی ہے:

فاذکرونی اذکرکم: وہ دعا قبول فرما کر اس نمازی کو شیطان کے حملوں

سے بچا کر اس کا ایمان نہ بچائے گا ایسے نمازی کا ایمان شیطان چھین نہیں

سکتا اور وہ بندہ ہمیشہ کیلئے جنت کی بہاریں حاصل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نمازیوں میں سے کرے۔

اس مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ نماز میں کوتاہی کرنے سے ایمان کمزور ہوتا جاتا ہے اور جب آخری وقت آئے گا تو شیطان بے نمازی کا ایمان آسانی سے چھین لے گا اور ایسے کو ہمیشہ کیلئے دوزخی بنادے گا۔

الامان الحفیظ الامان الحفیظ

اور جو مومن نماز کی پابندی کرتا ہے اسکے ایمان کو اللہ تعالیٰ بچا لیتا ہے اور وہ ہمیشہ کیلئے جنت کی بہاریں حاصل کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ ہمیں اعمال صالحہ اور نماز پابندی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا کر فرمائے۔

والله تعالى الموفق وهو حسبنا و نعم الوكيل ولا حول ولا
قوة الا بالله العلی العظيم.

﴿دوسرا باب﴾

﴿نماز نہ پڑھنے کا وبال قرآن مجید سے﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: یوم یکشف عن ساق و یدعون
الی السجود فلا یستطیعون خاشعة ابصارهم ترہقہم ذلۃ.

یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوگی اور بندوں کو حکم ہوگا

کہ سجدہ کرو تو (جو لوگ دنیا میں نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے) وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے ان کی آنکھوں پر ذلت چھائی ہوگی۔

یا اللہ یہ لوگ سجدہ کیوں نہیں کر سکیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَدْ كَانُوا يَدْعُونَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ.

وہ اس لئے سجدہ نہیں کر سکیں گے کہ دنیا میں ان کو سجدہ (نماز) کی طرف بلایا جاتا تھا (حی علی الصلاة) لیکن باوجود تندرست ہونے کے نماز کی طرف نہیں آتے تھے۔

تفسیروں میں آتا ہے کہ ایسے لوگوں کی پشت تانبے کی پلیٹ کی طرح اکڑ جائیگی۔ الامان الحفیظ



اس میں ان لوگوں کیلئے بھی سبق ہے جب کہ وہ جب بڑے اور مالدار ہو جاتے ہیں تو وہ مسجدوں میں نہیں جاتے بلکہ گھروں میں ہی نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

(۲)

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا: الا اصحاب الیمین فی جنات

يَتَسَالَوْنَ عَنِ الْمَجْرَمِينَ مَا سَأَلَكُمْ فِي سَفَرٍ .

یعنی قیامت کے دن جنتی جنت میں خوش طبعیاں کرتے ہوئے پھر ایک دوسرے سے پوچھیں گے فلاں بندہ کبھی نہیں دیکھا وہ کہاں ہے دوسرا کہے گا نیچے تو جھانک جب وہ نیچے جھانکے گا تو دیکھے گا وہ بندہ دوزخ میں جل رہا ہے وہ جنتی اس سے پوچھے گا۔ ما سئلکم فی سفر .
تو دوزخ میں کیسے چلا گیا وہ جواب میں کہے گا۔

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ . وَلَمْ نَكُ نَطْعُمُ الْمَسْكِينِ . وَكُنَّا
نَخْرُضُ مَعَ الْخَائِصِينَ .

یعنی ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور فضول باتیں کیا کرتے تھے اور ہم قیامت کو نہیں مانتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔

(۳)

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ
فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غِيَا .

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھے لوگوں کے بعد برے پیدا ہو گئے اور ان

کی برائی یہ ہے کہ وہ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں اور خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں۔

جیسے آج ہماری حالت ہے کہ نمازوں کی پرواہ نہیں اور رات گئے تک فامیں دیکھتے ہیں گانے سنتے ہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے فرمایا: الغنا ينبت النفاق كما ينبت الماء الزرع. (مشکوٰۃ شریف۔ ص ۳۱۱)

یعنی گانا سننا یہ نفاق ﴿منافقت﴾ کو یوں بڑھاتا ہے جیسے کھیتی کو پانی بڑھاتا ہے۔

میرے عزیز! کتنے دکھ کی بات ہے کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے جن گھروں سے قرآن پاک کی تلاوت کی، کلمہ طیبہ کی، درود شریف کی آوازیں آتی ہیں اب ان گھروں سے فحش گانوں کی آوازیں آتی ہیں۔

ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اللہ تعالیٰ ہی ہمارے حال پر رحم فرمائے پھر یہ کہ جو لوگ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں اور خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں یا اللہ ان کو قیامت کے دن

کیا انعام ملے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے لوگ عنقریب وادی غنی میں پھینکے جائیں گے۔

اور وادی غنی کیا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ وادی غنی وہ وادی ہے کہ خود دوزخ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے یا اللہ مجھے اس کی گرمی سے بچا۔ الا مان الحفیظ

ہم غور کریں اور سوچیں کہ بے نمازی کیلئے اتنی سخت سزا کیوں ہے تو ہمیں بخوبی سمجھ آ جائے گی کہ نماز نہ پڑھنا پرلے درجے کی ناشکری ہے غور کریں کہ جس خالق و مالک جل جلالہ نے بندے پر اتنے احسان کئے کہ بندہ گن نہیں سکتا خود قرآن مجید نے فرمایا:

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها.

اے بندو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ نے ہاتھ دئے، پاؤں دئے، زبان دی، آنکھیں دیں، کان دئے کس کس چیز کا ذکر کیا جائے تو اگر بندہ ساری نعمتیں کھا کر پانچ وقت سجدہ بھی نہ کرے تو اس سے بڑی اور ناشکری کیا ہو سکتی ہے اسی لئے فرمایا: ان الانسان لظلوم كفار (سورۃ ابراہیم)

بیشک انسان اپنی جان پر کتنا ظلم کرنے والا اور ناشکرا ہے۔

یا اللہ ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرتا کہ ہم تیرے دربارِ سجدہ ریز ہو
کر تیرے قہر و غضب سے بچ جائیں۔ (وما ذالک علی اللہ بعزیز)

﴿سبق آموز واقعہ﴾

ایک دن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے احباب میں بیٹھے
تھے آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک سنایا: ان من اشراط

الساعة امانة الصلوات واتباع الشهوات والميل الى الهوا
ويكونوا امرآء خونة ووزراء فسقة. (تفسیر روح البیان)

یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے لوگ نمازیں نہیں
پڑھیں گے اور خواہشات کے پیچھے بھاگیں گے اور ان کا میلان نفس کی
خواہشات کی طرف ہوگا اور ان کے حکمران بددیانت ہونگے اور ان کے
وزیر فاسق ہوں گے۔

یہ فرمان سن کر سیدنا سلمان صحابی رضی اللہ عنہ اُچھل کر بولے
حضرت آپ یہ کیا فرما رہے ہیں کہ مسلمان نمازیں نہیں پڑھیں گے یہ سن کر
سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سلمان بالکل ایسے ہی ہوگا اور فرمایا

اس وقت مومن کا دل یہ دیکھ کر یوں پگھلے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے۔

﴿واقعہ نمبر ۲﴾

ایک شخص فوت ہو گیا اور جب اس کا جنازہ پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ اس کے کفن کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہی تھی۔

جب کفن کھول کر دیکھا تو زہریلا سانپ تھا جو اسے ڈس رہا تھا۔
لوگ مارنے کیلئے دوڑے تو سانپ نے کلمہ پڑھا اور بولا تم مجھے کیوں مارتے ہو میں از خود نہیں آیا بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس پر مسلط کیا ہے میں اسے قیامت تک عذاب دوں گا۔ لوگوں نے پوچھا اے سانپ اس کا جرم کیا تھا؟ سانپ نے کہا اس کے تین جرم تھے۔

﴿۱﴾ یہ اذان سن کر مسجد میں نہیں آتا تھا۔

﴿۲﴾ یہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیا کرتا تھا۔

﴿۳﴾ یہ علماء کی بات نہیں سنتا تھا۔ ﴿درة الناصحین، ص ۱۴﴾

اے مسلمان! ہوش کر کیا قبر میں قیامت تک سانپ کے ڈنگ ہی کھانے ہیں۔ ہم کب جاگیں گے۔

﴿واقعہ نمبر ۳﴾

ایک شخص کی ہمشیرہ فوت ہو گئی جب اسے دفن کر کے آئے تو بھائی نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور بولا میری جیب میں ایک تھیلی تھی جس میں درہم (پیسے) تھے وہ کہاں گئی نہ کسی کو پکڑائی نہ خرچ کی آخر سوچتے سوچتے سوچ یہاں پہنچی کہ میری تھیلی ہمشیرہ کی قبر میں گر گئی ہے۔

رات بھی چھا چکی تھی ایک دوست کو ساتھ لیا قبرستان پہنچ کر ہمشیرہ کی قبر سے مٹی نکالی اور جب اینٹ اٹھائی تو دیکھا ہمشیرہ کی قبر شعلہ زن ہے ساری قبر میں آگ بھڑک رہی ہے اینٹ پھینکی اور مٹی برابر کر کے آہ وزاری کرتا ہوا ماں کے پاس پہنچا اور پوچھا ماں یہ بتا کہ میری ہمشیرہ کا کردار کیا تھا؟ میں تو دیکھ کر آیا ہوں کہ ہمشیرہ کی قبر شعلہ زن ہے تو ماں بھی روئی اور بتایا کہ تیری ہمشیرہ نماز میں سستی کرتی تھی اور قضا کر کے پڑھتی تھی (الزواج ص: ۱۳۷)

اے میرے عزیز! شیطان بڑا مکار ہے، عیار ہے، بڑے بڑے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے تاکہ لوگوں کو نماز سے روکے بڑے بڑے لوگوں کو حکمرانوں کو یہ چکما دیتا ہے کہ خدمت خلق ہی سب کچھ ہے نماز نہ بھی پڑھی جائے تو بخشش ہو جائے گی۔

اے میرے عزیز یہ سراسر دھوکہ ہے، فریب ہے یہ جہنم رسید کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں اٹل فیصلہ ہے:

ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا۔ یعنی نماز مومنوں پر وقت وقت پر فرض ہے لیکن شیطانی دھوکہ یہ ہے کہ خدمت خلق ہی کافی ہے نماز نہ بھی پڑھو تو بخشش ہو جائے گی۔

لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

پھر جس کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلاتے ہیں ان کا ارشاد گرامی ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہوئی تو بندے کی ساری نیکیاں کام آجائیں گی لیکن اگر نماز پوری نہ ہوئی تو ساری نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔

دوسری حدیث پاک میں فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہوئی تو بندہ کامیاب ہو جائے گا اور اگر نماز پوری نہ ہوئی تو وہ نامراد اور خاسر ہو جائے گا۔

اس ارشاد گرامی کی وضاحت ایک واقعہ سے بھی ہوتی ہے۔

﴿عبرت ناک واقعہ﴾

حضرت خواجہ ضیاء اللہ قدس سرہ نے اپنی کتاب مقاصد السالکین میں واقعہ لکھا ہے کہ ایک تاجر جو کہ مالدار تھا اور وہ تخی بھی تھا ہر کار خیر میں حصہ لیتا ﴿بیواؤں کی خدمت ناداروں کی خدمت بچیوں کی شادی میں دل کھول کر حصہ لیتا﴾ مگر وہ نماز میں سستی کر جاتا اس تاجر نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ حشر کا دن ہے محشر کا میدان ہے، بڑی سختی ہے وہ سورج جو ہم سے کروڑوں میل دور ہے۔ جون جولائی کے مہینہ میں کیسی ناقابل برداشت گرمی پھینکتا ہے یہی سورج قیامت کے دن اندازاً ایک میل کے فاصلے پر آجائیگا۔ نہ ماں بیٹے کو پہچانے نہ بیٹا ماں کو نہ خاوند بیوی کا بنے، نہ بیوی خاوند کی، نہ بھائی بھائی کا ہاتھ پکڑے، نہ باپ اولاد کی بات پوچھے۔ نہ کوئی سایہ ہوگا نہ کوئی محل، نہ کوئی کوٹھی، نہ بلڈنگ، نہ چھت، نہ درخت۔ ﴿الامان الحفیظ﴾

وہ تاجر بیان کرتا ہے کہ فرشتوں نے پکڑ لیا ہے اور حساب کیلئے لے گئے اور جب اسکا نامہ اعمال اس کے ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کیا دیکھتا ہے اس کے اعمال نامہ میں ساری نیکیاں درج ہیں مگر نماز نہیں ہے۔

فرمان جاری ہوا کہ فرشتو! اس کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ بے نماز تھا فرشتوں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ننگے سر دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے راستے میں اس کی آنکھ کھل گئی اور بہت شرمندہ ہوا پھر اس نے سچی توبہ کی کہ یا اللہ آئندہ کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا۔ ﴿مقاصد السالکین﴾

اے میرے مسلمان بھائی! ہم ہوش کریں اور سوچیں کہ کیا یہ شیطانی پروپیگنڈہ درست ہے کہ خدمت خلق ہی کافی ہے یا اس نبی ﷺ کا فرمان درست ہے کہ نماز کے بغیر خائب و خاسر ہو جائیگا کوئی نیکی نہیں بچا سکے گی اللہ تعالیٰ ہمیں بیدار کرے اور ہم اس چند روزہ عارضی زندگی پر فریفتہ ہو کر اُس اخروی اور ابدی زندگی کو برباد نہ کر بیٹھیں۔

پھر شیطان جو کہ انسان کا ازلی دشمن ہے جو بڑا ہی مکار اور عیار ہے کسی کو یوں چکڑ دیتا ہے کہ یہ مولویوں کی نماز و سو سے اور خیالات والی نماز کا کیا فائدہ، جب نیت باندھتے ہیں تو بھاگتے پھرتے ہیں ایسی نماز سے تو نہ پڑھی جائے تو بہتر ہے۔

اس شیطانی ہتھکنڈے کے جواب کیلئے اسی کتاب کا چوتھا باب پڑھ لیں انشاء اللہ دل ٹھنڈا ہوگا۔

پھر کبھی شیطانی چکر چلاتا ہے کہ نماز دل کی ہوتی ہے یہ ظاہری نماز کوئی ضروری نہیں۔

اس کے متعلق گزارش ہے کہ کہیں قرآن وحدیث میں دل کی نماز کا ذکر ہے ہرگز نہیں بلکہ یہی رکوع سجود والی نماز ہی نماز ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: وَادْعُوا مَعَ الرَّاٰكِعِيْنَ۔ اے بندو تم بھی رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔

نیز قرآن مجید میں ہے: يَوْمَ يَكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيَدْعُوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ۔ (قرآن مجید)

یعنی قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوگی تو حکم جاری ہوگا اے بندو! دربار الہی میں سجدہ کرو تو جو لوگ دنیا میں سجدے والی نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔ لَا يَسْتَطِيعُوْنَ۔ وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ یا اللہ وہ سجدہ کیوں نہیں کر سکیں گے تو فرمان جاری ہوگا۔ وَقَدْ كَانُوا يَدْعُوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سَالِمُوْنَ۔ (قرآن مجید)

یعنی وہ اس لئے سجدہ نہ کر سکیں گے کہ ان کو دنیا میں سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا (حی علی الصلاۃ) تو وہ سجدہ کرنے نہیں آتے تھے حالانکہ وہ صحیح سالم اور

تندرست تھے اس سے بھی ثابت ہوا کہ نماز رکوع سجود والی ہی نماز ہے۔

دل کی نماز یہ صرف شیطانی چکر ہے۔

نیز جس ذات والا صفات کیلئے اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی آسمان بنائے ان

کو تو فرمایا جا رہا ہے۔ واعبد ربک حتیٰ یا تیک الیقین۔ (قرآن مجید)

یعنی اے محبوب آپ زندگی کی آخری گھڑی تک اپنے رب تعالیٰ کی

عبادت کریں تو اس محبوب کبیر یا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی دل کی

نماز نہیں پڑھی بلکہ وہ ساری زندگی یہی رکوع سجود والی نماز ہی پڑھتے رہے

نیز نہ کبھی غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ، نہ داتا گنج بخش

قدس سرہ نے نہ کسی اور ولی نے دل کی نماز پڑھی۔

لہذا مسلمان بھائیوں، بہنوں کی خدمت میں خیر خواہی کے طور پر اپیل

ہے کہ ایسے لوگ جو پیر بن کر شیطانی کردار ادا کرتے ہیں کہ جی نماز دل کی

ہوتی ہے ایسے پیروں کے قریب بھی نہ جائیں ایسوں کا منہ تک نہ دیکھیں

کہیں ایسا نہ ہو کہ دل میں ایسے لوگوں کی بات اثر کر جائے تو پھر ہمیشہ ہمیشہ

دوزخ میں جلنا پڑے۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

پھر ہم دیکھیں کہ قیامت کے دن بے نمازی کا کس کے ساتھ حشر ہوگا؟
کیا کسی ولی، کسی غوث، کسی بنی یا کسی رسول کے ساتھ ہوگا یا کسی اور کے
ساتھ ہوگا اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا:

من حافظ علیہا کانت لہ نوراً و برہاناً و نجاتاً یوم القیامۃ و من
لم یحافظ علیہا لم تکن لہ نوراً و لا برہاناً و لا نجاتاً و کان یوم
القیامۃ مع قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف۔

یعنی جس بندے نے نماز کی پابندی کی تو یہ نماز اس کیلئے قیامت کے
دن نور اور بخشش کی دلیل اور ذریعہ نجات بنے گی لیکن جس نے نماز پابندی
سے نہ پڑھی تو قیامت کے دن اس کیلئے کوئی نور کوئی دلیل کوئی ذریعہ نجات
نہ ہوگا اور بے نماز کا حشر قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان، اور
ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (العیاذ باللہ، العیاذ باللہ)

یہ چار بڑے کافر ہیں جن کا نام ذکر کیا گیا ہے یہ تو یقیناً دوزخ جا کیں
گے پھر کیا بنے گا اے میرے آقا کے امتی ابھی وقت ہے ہم غفلت کو
چھوڑیں اور ہوش کریں۔

بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے بخشش کے دروازے کھول

دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

الامن تاب و آمن و عمل صالحا فاولئك يدخلون الجنة
ولا يظلمون شيئا. ﴿قرآن مجید﴾

یعنی جس نے توبہ کی اور وہ ایمان لایا اور نیک اعمال کئے ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان پر کسی قسم کی زیادتی نہ ہوگی۔

اللہ بڑا مہربان ہے اس کی رحمت کا کوئی کنارہ نہیں صرف یہی نہیں کہ توبہ کرنے والے کے گناہ بخش دئے جائیں گے بلکہ قرآن مجید میں فرمایا:

الامن تاب و آمن و عمل صالحا فاولئك يبدل الله
سیناتهم حسنات و كان الله غفورا رحيما. ﴿قرآن مجید﴾

ہاں جس نے توبہ کی اور وہ ایمان لایا اور اس نے نیک اعمال کئے تو ایسے لوگوں کی برائیاں اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

﴿دعوت فکر﴾

اے میرے عزیز! اے میرے مسلمان بھائی! ذرا غور کر کہ کتنا بڑا انعام ہے کہ اے بندے کرے تو برے کام پھر جب تو سچی توبہ کر لے تو تیرے

گناہ نیکیاں بن جائیں۔ یہ کس کے صدقے کس کے طفیل ہے۔

اے میرے بھائی ہم موسیٰ علیہ السلام کی امت نہیں ہیں کہ ان سے کوئی بڑا گناہ سرزہ ہو جاتا اور وہ توبہ کرنا چاہتے تو فرمان جاری ہوتا

فاقتلو انفسکم۔ اے بندے تو اپنی گردن کٹا ہی تیری توبہ ہے۔

اے خوش نصیب و خوش بخت مسلمان! سچی توبہ کرنے سے ساری زندگی کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جائیں گے۔

﴿سبحان الله. والحمد لله رب العالمين﴾

﴿حکمرانوں کی خدمت میں اپیل﴾

ملک کے حکمرانوں، وزراء، گورنروں، ناظمین و ممبران کی خدمت میں اپیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو بڑے بڑے انعامات دئے ہیں صاحب اقتدار کیا ہے تو کیا آپ پر اللہ تعالیٰ کا کوئی حق نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں خصوصی فرمان جاری فرمایا ہے:

الذین ان مکنہم فی الارض اقاموا الصلاة واتوا الزکاة

وامروا بالمعروف و نہوا عن المنکر ولله عاقبة الامور.

(قرآن مجید۔ سورۃ الحج)

یعنی وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نمازیں قائم کرتے ہیں (پابندی سے پڑھتے ہیں) اور وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں نیز وہ نیک کاموں کا حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور ہر کام کا انجام اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہوتا ہے اے ملک کے حکمرانو! ہوش کرو اور اس دن سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار پیش ہو کر ایک ایک بات کا حساب دینا ہو گا اس کی فکر کرو۔

﴿اپیل﴾

مسلمان کو اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے حق کو اپنے حق کے برابر ہی جان لے تو وہ بڑا ہی برا فروخت ہو گا کہے گا تو بہ اللہ تعالیٰ کا حق تو اپنے حق سے بہت زیادہ ہے مگر عملی طور پر اس کے خلاف چلتے ہیں مثلاً اگر بندہ سفر میں ہو تو راستہ میں پیشاب وغیرہ کی حاجت ہو تو بے شک آدھا پونا گھنٹہ رکنا پڑے تو رک جائیں گے اگر راستے میں چائے وغیرہ کا پروگرام ہو تو بھی آدھا پونا گھنٹہ بلا تکلف رک جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کا حق یعنی نماز کا وقت آجائے تو کہیں گے چلو جی گھر چل کر اکھٹی پڑھ لیں گے۔

واہ مسلمان واہ کیا خوب اللہ تعالیٰ کے حق کو تو نے مقدم جانا حالانکہ

اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں اٹل فرمان ہے: ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا۔

بیشک ایمان والوں پر نماز وقت، وقت پر فرض کی گئی ہے۔

اے میرے بھائی! ہوشیار باش یہ زندگی، دھوکہ کی زندگی، ناپائیدار زندگی، ساتھ چھوڑ جانے والی زندگی، اس گدلی زندگی کے پیچھے لگ کر وہ ابدی زندگی، خوشگوار زندگی جس میں کوئی گدلا پن نہیں جس کا دوسرا کنارہ ہے ہی نہیں۔ جس کے متعلق میرے تیرے آقا رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرمایا:

الا مثل ما يجعل احدكم اصبعه في اليم فلينظر بما يرجع۔

(صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۴۳۹)

یعنی فرمایا رسول اکرم حبیب محترم ﷺ نے قسم ہے مجھے اللہ جل جلالہ کی کہ آخرت کے مقابلے میں یہ دنیاوی زندگی ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی سمندر میں انگلی کو ڈبو کر اٹھائے اور دیکھے کہ انگلی کے ساتھ جو تری ہے اس تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ کیا نسبت ہے مگر افسوس کہ ہم اس بے وفا اور ناپائیدار زندگی میں نفس کو خوش کرنے کیلئے آخرت کی زندگی برباد کر

رہے ہیں۔ ﴿حَسْبُنَا اللہ و نعم الوکیل﴾

مسلمان بھائیوں کی خدمت میں چند باتیں بطور خیر خواہی تحریر کی جاتی ہیں۔

﴿نصیحت﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا:

لا تستوی الحسنۃ ولا السيئۃ۔ (قرآن مجید۔ سورہ حم سجدہ)

یعنی اے بندو نیکی بدی برابر نہیں۔

اور ہم لوگ زبانی طور پر تو سارے مانتے ہیں کہ نیکی کا انجام اور ہے بدی کا انجام اور لیکن عملی طور پر نفس اور اپنے ازلی دشمن کے پیچھے لگ کر نیکی بدی کا فرق مٹا دیتے ہیں بلکہ بدی کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں پھر ہمیں نہ قبر یاد آتی ہے نہ وہ قیامت کا سخت ترین دن یاد آتا ہے وہ دن کہ سورج جو آج ہم سے اندازاً 93 کروڑ میل دور ہے اندازاً ایک میل کے فاصلہ پر آ جائے گا اور ایک بوند پانی کی نہ ہوگی نفسی نفسی کا عالم ہو گا نہ ماں بیٹے کی بنے، نہ بیٹا ماں کو پہچانے نہ خاوند بیوی کا نہ بیوی خاوند کی، نہ بھائی بھائی کا ہاتھ پکڑے نہ باپ بیٹے کو پوچھے گا نہ کوئی چھت نہ کوئی بلڈنگ نہ مکان نہ کوئی کوٹھی چٹیل میدان ہوگا۔

یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیہ وصاحبته وبنیہ لکل امرء

(قرآن مجید - سورہ عبس)

منہم یومئذ شان یغنیہ۔

یعنی اے بندو! وہ دن یاد کرو جس دن بھائی بھائی سے بھاگے گا بیٹا ماں سے اور باپ سے بھاگے گا خاوند بیوی کو نہ پہچانے گا باپ بیٹے کو نہ پہچانے گا ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہوگی۔

نہ ہمیں وہ حساب کتاب یاد آتا ہے نہ پلصراط یاد آتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ ذیشان ہمیں بیدار کر رہا ہے کہ بند و نیکی اور بدی برابر نہیں نیکی کا انجام اور ہے بدی کا انجام اور۔ پھر یہ نیکی بدی کا فرق دنیا میں نہیں بلکہ دنیا میں کافر ہندو یہود و نصاریٰ مسلمانوں سے بہت آگے ہیں اور یہ نیکی بدی کا فرق تب معلوم ہوگا جب ہم قبر میں جائیں گے۔

بندہ جب قبر میں جاتا ہے تو اگر وہ مومن ہے نیکو کار ہے تو خوشیاں ہی خوشیاں نصیب ہوں گی اور اگر بد کردار اور کافر منافق ہے تو وہاں رو، رو کر کہے گا۔

یعنی قبر میں جائے گا تو وہاں کہے گا یا اللہ میں بھول گیا میں غلطی کر بیٹھا مجھ سے گناہ سرزد ہو گئے میں تیرے نبی کی نافرمانی کر بیٹھا یا اللہ مجھے ایک بار دنیا میں بھیج اب کوئی گناہ کوئی غلط کام کوئی نافرمانی نہیں کروں گا فرمان جاری ہوگا یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ تجھے دربارہ دنیا میں بھیجیں اور اب تو قیامت

تک اپنے کرتوتوں کا مزہ چکھ پھر اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر ایسا فرشتہ مسلط کر دے گا جس کی اللہ تعالیٰ نے نہ آنکھ بنائی ہے نہ کان تاکہ وہ اس بدکردار کی نہ چیخیں سنے نہ ترس آئے نہ اس کی حالت کو دیکھے نہ ترس کھائے اور وہ اس کو قیامت کے دن تک مارتا ہی رہے گا۔

﴿العیاذ باللہ العیاذ باللہ العلیٰ العظیم﴾

نیکی بدی کا انجام واقعات کی روشنی میں

(واقعہ نمبر ۱)

بعض کتابوں میں واقعہ منقول ہے جس کا مفہوم بیان کیا جا رہا ہے ایک آدمی مالدار تھا اسکے دو بیٹے تھے جب وہ فوت ہو گیا تو دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آدمی آدمی تقسیم کر لی لیکن دونوں بیٹوں کی لائن علیحدہ علیحدہ ہو گئی ایک بیٹے نے آخرت والی لائن اختیار کر لی اپنے گھر کے پاس ایک عبادت خانہ بنا لیا اور دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گیا، دوسرے بھائی نے دنیاوی لائن اختیار کر لی ڈگریاں حاصل کیں اور پھر گاؤں چھوڑ کر شہر میں سکونت اختیار کر لی وہاں بھی ڈگریاں حاصل کیں اور دنیاوی لحاظ سے اونچے سے اونچا چلتا گیا۔ نہایت سنجیدہ فہمیدہ جہاں دیدہ

ہو گیا اتفاق سے اس علاقے کا بادشاہ فوت ہو گیا اس زمانہ میں جمہوریت
اور ووٹنگ نہیں ہوتی تھی۔

بڑے لوگوں نے جس کو تخت پر بٹھا دیا وہ ہی بادشاہ بن جاتا پھر اس علاقہ
کے بڑے لوگوں نے غور کیا کہ اب یہ حکومت کون چلا سکے گا۔

زاں بعد اسی نوجوان پر جو کہ بڑا سنجیدہ، فہمیدہ تھا اس پر نظر پڑی کہ یہ
حکومت چلا لے گا اسے تخت پر بٹھا دیا جب وہ بادشاہ بن گیا تو چونکہ وہ پہلے
ہی دین سے دور تھا اب وہ حکومت ملنے سے اور آزاد ہو گیا پھر اس میں
ساری برائیاں آگئیں، شراہیں اس نے پیں، بدکاریاں اس نے کیں ظلم اس
نے ڈھائے اور وہ گاؤں والا بھائی کبھی کبھی آتا اور سمجھاتا اے میری
ماں جائے تو قبر اور آخرت کو بھول ہی گیا ہے کیا تجھے مرنا یاد نہیں لیکن کون
سنے اس کان سے سنا دوسرے کان سے نکال دیا پھر وہ جو بادشاہ بنا تھا اس
نے ایک دن وزیر سے کہا وزیر صاحب یہاں دل نہیں لگتا کہیں باہر چلیں
اور سیر و سیاحت کریں اس زمانہ میں کاریں وغیرہ گاڑیاں تو نہیں تھیں سب
سے بہتر سواری گھوڑا تھا وزیر صاحب نے شاہی اصطبل سے بہترین
گھوڑے پیش کئے ایک گھوڑے پر وہ بادشاہ سوار ہو گیا باقی گھوڑوں پر

وزیر مشیر سوار ہو گئے۔ ساتھ پیٹنے والی چیز اور گانے والیاں نیز ساتھ سپاہ بھی فوج بھی چل پڑے جب شہر سے باہر نکلے تو ایک بھکاری سامنے سے آیا اور اس نے سوال کیا کہ خدا کے نام پر کچھ دویہ سن کر بادشاہ کا پارہ چڑھ گیا اور بولا اس کو پیچھے ہٹاؤ یہ پیشہ ور لوگ کہیں بھی آرام نہیں کرنے دیتے یہ سن کر پولیس والوں نے اسے پکڑ لیا اور دور لے گئے اس سوالی نے کہا میں نے بادشاہ کو پیغام دینا ہے پولیس والوں نے پوچھا وہ کیا پیغام ہے اس سوالی نے کہا وہ پیغام صرف بادشاہ کو دینا ہے ایک اہلکار گیا بادشاہ کے سامنے سلوٹ مارا اور عرض کیا کہ وہ سوالی کہتا ہے میں نے بادشاہ کو ایک پیغام دینا ہے۔ بادشاہ نے بلایا اور پوچھا وہ کیا پیغام ہے بھکاری نے کہا مجھے پہچانتے ہو کہ میں کون ہوں جب نفی میں جواب ملا تو اس بھکاری نے کہا میں ملک الموت ہوں بادشاہ کے طوطے اڑ گئے اور منت سماجت کرنے لگا مجھے آگے جانے دو، جواب ملا نہیں اجازت پیچھے جانے دو تو فرمایا نہیں اجازت کہا وزیر سے بات کر لینے دو ملک الموت نے فرمایا نہیں اجازت پھر اسے وہیں پر ختم کر دیا اور وہ گیا جہنم۔

یہ ہے بدی کا انجام پھر کچھ عرصہ بعد دوسرے بھائی کی (جو اللہ والا

تھا) باری آئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ملک الموت وہ بندہ جو ناشکر تھا ہم نے اس کو ہر نعمت عطا کی مال دیادولت دی صحت و تندرستی دی اقتدار دیا حکومت دی مگر اس نے ہماری نعمتوں کا شکر یہ ادا نہیں کیا تو وہ اپنی ناشکری کی وجہ سے گیا جہنم۔ اب اس بھائی کی باری ہے جو ہمارا شکر گزار ہے اس کو لاؤ تاکہ ہم اسے انعام و اکرام سے نوازیں جب ملک الموت چلنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ملک الموت تین باتیں یاد رکھنا سب سے پہلے اس نیکو کار شکر گزار بندے کو ہمارا سلام کہنا، دوم اس کو کہنا کہ اگر کوئی تمنا ہو تو بتاؤ اور اس کی تمنا کو پوری کرنا۔ سوم جب تک میرا بندہ اجازت نہ دے جان نہ نکالنا۔

پھر جب ملک الموت اس شکر گزار اور نیک بندے کے ہاں آئے تو وہ عبادت الہی میں مشغول تھا۔ ملک الموت نے سلام کیا اس نے پوچھا کون ہو ملک الموت نے فرمایا میں ملک الموت ہوں یہ سن کروہ شکر گزار بندہ خوش ہو گیا اور کہا ہم تو عرصہ سے آپ کے انتظار میں ہیں کہ کب ملک الموت آئے اور میں اللہ کے دربار میں حاضر ہو جاؤں ملک الموت نے فرمایا جناب پہلے تین باتیں سن لیں اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو

سلام بھیجا ہے یہ پیغام سن کر وہ شکر بجالایا۔ دوم کوئی آرزو ہو تو آپ بتائیں
میں وہ پوری کرونگا فرمایا میں ساری آرزوئیں ساری تمنائیں ختم کر چکا ہوں
بس ایک ہی تمنا ہے کہ کب اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری ہو
ملک الموت نے فرمایا تیسری بات یہ ہے کہ آپ جب تک اجازت نہیں
دیں گے میں جان نہیں نکال سکتا یہ سن کر فرمایا میں تازہ وضو کرتا ہوں اور
جب میں دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ میں جاؤں تو میری جان نکال لینا
اور یوں ہی ہوا کہ جب وہ دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ میں گیا تو
ملک الموت نے جان نکال لی اور وہ ہمیشہ کیلئے جنت پہنچ گیا

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی شکر گزار رکھے (وما ذالک علی اللہ بعزیز)

﴿ نیکی کا انجام نمبر ۲ ﴾

ایک کتاب میں واقعہ پڑھا کہ ایک آدمی اللہ والا جو کہ درود شریف بہت
پڑھا کرتا تھا وہ فوت ہو گیا تو اس کے گھر والوں نے قبر کھودنے والوں سے
کہا جاؤ اس کی قبر تیار کرو پھر جب وہ قبر کھودنے والا قبر کھود کر گھر آیا تو ساری
بستی کے لوگ اس کے مکان کے دروازے پر جمع ہو گئے کہ ایسی
پیاری من موہنی خوشبو کہاں سے آرہی ہے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ باہر

نکلا لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے بندے یہ بتا کہ تو نے ایسی پیاری ایسی من موہنی خوشبو کہاں سے حاصل کی ہے اس نے بتایا کہ میں نے کوئی خوشبو نہیں لگائی بلکہ میں ایک عاشق رسول ﷺ کی قبر کھود کر آیا ہوں اور میرے جسم پر اس عاشق رسول ﷺ کی قبر کی مٹی لگی ہوئی ہے اور یہ خوشبو اس مٹی سے آرہی ہے۔

میرے مسلمان بھائی ہم غور کریں کہ نیکی کا انجام کیسا شاندار ہے کہ اس نیکو کار عاشق رسول ﷺ کی قبر کی مٹی سے کتنی پیاری خوشبو آرہی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو خواب غفلت سے بیدار کرے تاکہ ہم اس ناپائیدار زندگی میں ہوشیار ہوں جاگیں ہوش کریں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر ہم بھی اپنی قبر کو جنت کا باغ بنالیں۔ (وما ذالک علی اللہ بعزیز)

﴿نیکی کا انجام نمبر ۳﴾

آج سے چند سال پہلے گرمی کے موسم میں بہت زیادہ بارشیں ہوئیں تھیں حتیٰ کہ کچھ قبریں بیٹھ گئی تھیں میں ﴿فقیر ابو سعید غفرلہ﴾ فیصل آباد کے بڑے قبرستان میں گیا جہاں میرے والدین کریمین رحمہما اللہ تعالیٰ مدفون

ہیں میں کچھ پڑھ کر دعاء کر کے قبرستان کے گیٹ سے باہر نکلا تو ایک آدمی مجھے آوازیں دینے لگ گیا میں ٹھہر گیا وہ میرے پاس آیا اور کہا ذرا قبرستان کے اندر چلیں وہ مجھے اندر لے گیا اور ایک قبر دکھائی جس میں بارشوں کی وجہ سے پاؤں کی طرف سے بڑا سا سوراخ ہو چکا تھا جو کہ اندر ایک پلیٹ جتنا تھا اس نے کہا اپنی آنکھوں سے دیکھ لو یہ میری ہمشیرہ کی قبر ہے دو سال ہو چکے ہیں اسے فوت ہوئے لیکن ابھی تک کفن بھی میلا نہیں ہوا تھا اس نے بتایا کہ میری ہمشیرہ نماز کی پابند اور پردہ دار خاتون تھی۔

یہ ہے نیکی کا انجام حالانکہ قبر میں جا کر ہفتہ عشرہ میں کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہے کرے وہ خالق و مالک چاہے تو حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی کے جسم پاک کو پچھتر (75) سال تک صحیح و سلامت رکھ سکتا ہے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل

﴿انتباہ﴾

اے میرے آقا ﷺ کی امت ہم جیسا خوش نصیب بھی کوئی نہیں اور ہم جیسا بد نصیب بھی کوئی نہیں۔

خوش نصیب یوں کہ آپ شرف امت پڑھ کر دیکھیں حبیب خدا ﷺ کا

امتی ہونا کتنی بڑی نعمت ہے۔ اور بدنصیب یوں جیسے مندرجہ ذیل مثال سے
عمیاں ہے۔

﴿تمثیل﴾

ایک بادشاہ کہیں جا رہا ہو اس نے برب سڑک ایک بھکاری دیکھا جو
کہ سوالی بن کر کھڑا ہے بادشاہ نے کہا کل میرے پاس آ جانا میں تجھے سو
روپے دوں گا۔ بادشاہ آگے گیا تو ایک اور بھکاری سوالی بن کر کھڑا ہے
بادشاہ نے اس سے کہا کل میرے پاس آ جانا میں تجھے دس ہزار روپے
دوں گا۔ وہ دونوں بھکاری جانتے ہیں کہ بادشاہ کے پاس دولت ہے
خزانے بھرے ہوئے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ بادشاہ جھوٹ نہیں کہہ
رہا بلکہ بادشاہ وعدے کا پکا ہے لیکن دوسرے دن نہ پہلا بھکاری بادشاہ
کے ہاں گیا نہ دوسرا تو غور کریں کہ دونوں میں سے بدنصیب کون ہوا جو
سو روپے سے محروم رہا یا وہ جو دس ہزار سے محروم رہا۔ ظاہر ہے بلکہ ہر عقلمند
آدمی جانتا ہے کہ بدنصیب وہ ہے جو دس ہزار سے محروم رہا۔ یوں ہی اگر
سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا امتی یا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا امتی نماز کے
ذریعے اللہ تعالیٰ کے دربار حاضر نہ ہو تو وہ اتنا بدنصیب نہیں جتنا کہ

حبیب خدا ﷺ کا امتی جو نماز کے ذریعے حاضر ہو کر بے شمار دولت حاصل نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دربار نماز کے ذریعہ ہی حاضری ہوتی ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دربار خاص میں حاضر ہوئے تو اس حاضری کا نام معراج ہے اور ایمان والوں کی معراج نماز ہے جیسے کہ فرمانِ ذیشان ہے۔

الصلاة معراج المؤمنین۔

یعنی مومن کی معراج (اللہ تعالیٰ کے دربار حاضری) نماز کے ذریعہ ہے۔ لہذا جو مومن نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے دربار حاضر ہوتا ہے اس کو وہ کچھ ملتا ہے جس کا اندازہ ہو ہی نہیں سکتا ہاں جب قبر میں جائینگے تو معلوم ہوگا کہ کیسے کیسے انعام عطا ہوتے ہیں۔

لہذا مسلمان بھائیوں، بہنوں کی خدمت میں اپیل ہے کہ نفس و شیطان کے پیچھے لگ کر اپنی قبروں کو دوزخ کا گڑھا نہ بنائیں وہاں پچھتانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

.....﴿تیسرا باب﴾.....

﴿سوال﴾

بعض حضرات یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں لیکن نماز پڑھ نہیں پاتے اس کا کوئی حل یا کوئی علاج بتائیں۔

﴿جواب﴾

اگر کوئی مریض کسی ڈاکٹر صاحب کے پاس علاج کیلئے جائے تو پہلے اس کا چیک اپ کیا جائیگا، الٹراساؤنڈ، خون ٹیسٹ وغیرہ کیا جائے گا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس کو کیا بیماری ہے اس کے بعد علاج شروع ہوگا۔

یوں ہی پہلے یہ معلوم کیا جائے کہ وجہ کیا ہے کیوں نماز نہیں پڑھی جاتی، وجہ یہ ہے کہ ہم نے نفس کو پالا پوسا موٹا تازہ کیا اب یہ منہ زور گھوڑا ہو گیا ہے یہ ہمیں نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

(قرآن مجید)

ان النفس لامارة بالسوء.

یعنی بیشک نفس امارہ ہمیشہ برائی کی طرف لے جاتا ہے (یہ نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا) اس لئے بسیار کوشش کے باوجود ہمیں نماز

نہیں پڑھنے دیتا۔

ہاں ہاں جن حضرات نے اس نفس امارہ کو قابو کیا اس کی امارگی کو بھوک
پیاں دیکر توڑ دیا ان کا نفس نڈھال ہو گیا ان کو ان کا نفس نیکی سے روک
نہیں سکتا جیسے کہ مشہور ہے کہ اماموں کے امام سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ اور غوثوں کے غوث غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
چالیس پنتالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی حالانکہ سو جانے
سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور یہ چالیس پنتالیس سال رات بھر عبادت الہی
میں گزار دینا یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ایسا وہی کر سکتا ہے جس نے نفس
کی امارگی کو توڑ دیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے نفوس قدسیہ کے
فیوض و برکات سے مالا مال کرے۔

الحاصل جب نفس کو پالا جائے کبھی یہ کھا، کبھی وہ کھا، کبھی بوتل پی
کبھی چائے پی، کبھی ٹی وی کے شودیکھ، کبھی سینما کی فلمیں دیکھ یعنی
نفسانی خواہشات کے پیچھے دوڑتے رہنا۔ نفس بندے کو نیکی (نماز) کی
طرف آنے ہی نہیں دیتا۔

﴿علاج﴾

سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے انسان! اللہ تعالیٰ نے تجھ میں غصہ اسلئے نہیں پیدا کیا کہ تو کسی کمزور کو کسی نوکر یا غلام کو زمین پر پٹخ دے اسے دو چار تھپڑ رسید کر دے اور دو چار گرم گرم سنا دے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اندر غصہ اسلئے پیدا کیا ہے کہ تو اسے اپنے اوپر نافذ کرے۔

لہذا اگر تیرا نفس تجھے نماز کی طرف نہیں آنے دیتا تو، تو غصہ کو اپنے اوپر اس طرح نافذ کر کہ قبر کی وحشت اور قیامت کی سختی کو اپنے سامنے رکھ کر پکا وعدہ کر اور اپنا نام لے کر یہ کہہ کہ اے فلاں اگر تو نے کل نماز نہ پڑھی تو کل روزہ ہوگا تو دیکھتے ہیں کہ کیسے نماز نہیں پڑھی جاتی بس ایک ہفتہ عشرہ کر کے دیکھ تو، تو پکا نمازی بن جائیگا اور پھر جب قبر میں جائے گا تو تیری قبر جنت کا باغ بن جائیگی جیسے کہ میرے اور تیرے نبی اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی۔

اور اگر تو کہے کہ جی یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ شام تک منہ بند رکھوں، تو پھر

تیرے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہیں۔ الامان الحفیظ

.....﴿چوتھا باب﴾.....

اے میرے مسلمان بھائی! شیطان کے ہتھکنڈوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دیکھو جی نماز میں وسوسے اور خیالات آتے ہیں نماز پڑھتے ہوئے بندہ کبھی کہیں پہنچا ہوتا ہے اور کبھی کہیں ایسی نماز کا کیا فائدہ اس سے تو بندہ نماز نہ ہی پڑھے تو بہتر ہے اس ہتھکنڈے کے متعلق مندرجہ ذیل مضمون پڑھ لیں انشاء اللہ اطمینان حاصل ہوگا۔

﴿سوال﴾

ہمیں نماز میں وسوسے اور خیالات بہت آتے ہیں۔ اس کا کوئی حل بتائیں

﴿جواب﴾

نماز کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) عام لوگوں کی نماز

(۲) خواص کی نماز

(۳) خاص الخواص کی نماز

خواص حضرات اور خاص الخواص حضرات کی نماز کے متعلق وہی

حضرات جانیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں سے کرے۔

فقیر یہاں عام مسلمانوں کی نماز کے متعلق چند باتیں پیش کر رہا ہے۔

﴿نماز میں وسوسے﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت سے وسوسے اور خیالات معاف کر دئے ہیں لہذا جب تک بندہ عملی طور پر غلط کام نہ کرے کوئی پکڑ (گرفت) نہیں۔

والحمد لله رب العالمین۔

﴿حدیث ۱﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الله تجاوز عن امتي ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به
او تتكلم۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ شریف ص۔ ۱۸)

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے وسوسے معاف کر دئے ہیں اور جب تک میرا امتی اس وسوسے کے مطابق غلط کام یا غلط بات نہ کرے کوئی پکڑ نہ ہوگی۔

﴿حدیث ۲﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ صحابہ کرام دربار رسالت

میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے اندر ایسے خیالات
اور وسوسے پاتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔

یہ شکر حبیب خدا سید الانبیاء علیہ السلام نے پوچھا کیا واقعی ایسا ہوتا ہے صحابہ کرام
نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ ایسے ہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ذالک صریح الایمان۔ (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ شریف، ص۔ ۱۸)

یعنی فرمایا: ﴿اے میرے صحابہ ایسے وسوسے آنا﴾ یہ تو صریح ایمان ہے۔

﴿حدیث ۳﴾

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص دربار رسالت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دل میں ایسے خیالات
آتے ہیں کہ میں ان کو زبان پر لانے سے پہلے یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ میں
جل کر کوئلہ ہو جاؤں یہ شکر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله الذي ردّ امره الى الوسوسة.

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ شریف، ص۔ ۱۹)

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ایسی بری بات کو وسوسہ کی طرف پھیر

دیا ہے۔

﴿ حدیث ۱۲ ﴾

سیدنا محمد بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں خیالات بہت آتے ہیں بلکہ زیادہ ہی خیالات آتے ہیں یہ شکر حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: امض فی صلوٰاتک فانہ لن یذهب ذالک عنک حتی تقول ما اتممت صلوٰتی۔

یعنی تو اپنی نماز کو پورا کر، وسوسے تو آتے ہی رہیں گے حتیٰ کہ تو کہے گا کہ میری نماز نہیں ہوئی۔ (رواہ مالک۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۱۴)

اس کی شرح میں شیخ الحدیث حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا اے نمازی تو نماز سے فارغ ہو کر شیطان کو مخاطب کر کے کہہ دے ارے شیطان ہاں میں سمجھتا ہوں کہ میری نماز نہیں ہوئی لیکن دوبارہ میں بھی نہیں پڑھوں گا کیونکہ میرا رب تعالیٰ بڑا مہربان ہے وہ میری ایسی نماز ہی قبول فرمالیگا۔ (پھر شیطان وہاں سے بھاگتا ہے)

الحمد لله رب العالمین

اللہ تعالیٰ کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کا امتی بنایا۔

﴿ حدیث ۱۲ ﴾

سیدنا محمد بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں خیالات بہت آتے ہیں بلکہ زیادہ ہی خیالات آتے ہیں یہ شکر حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: امض فی صلوٰاتک فانہ لن یذهب ذالک عنک حتی تقول ما اتممت صلوٰتی۔

یعنی تو اپنی نماز کو پورا کر، سو سے تو آتے ہی رہیں گے حتیٰ کہ تو کہے گا کہ میری نماز نہیں ہوئی۔ (رواہ مالک۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۱۴)

اس کی شرح میں شیخ الحدیث حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا اے نمازی تو نماز سے فارغ ہو کر شیطان کو مخاطب کر کے کہہ دے ارے شیطان ہاں میں سمجھتا ہوں کہ میری نماز نہیں ہوئی لیکن دوبارہ میں بھی نہیں پڑھوں گا کیونکہ میرا رب تعالیٰ بڑا مہربان ہے وہ میری ایسی نماز ہی قبول فرمالیگا۔ (پھر شیطان وہاں سے بھاگتا ہے)

الحمد لله رب العالمین

اللہ تعالیٰ کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کا امتی بنایا۔

﴿ حدیث ۱۲ ﴾

سیدنا محمد بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں خیالات بہت آتے ہیں بلکہ زیادہ ہی خیالات آتے ہیں یہ شکر حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: امض فی صلوٰاتک فانہ لن یذهب ذالک عنک حتی تقول ما اتممت صلوٰتی۔

یعنی تو اپنی نماز کو پورا کر، وسوسے تو آتے ہی رہیں گے حتیٰ کہ تو کہے گا کہ میری نماز نہیں ہوئی۔ (رواہ مالک۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۱۴)

اس کی شرح میں شیخ الحدیث حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا اے نمازی تو نماز سے فارغ ہو کر شیطان کو مخاطب کر کے کہہ دے ارے شیطان ہاں میں سمجھتا ہوں کہ میری نماز نہیں ہوئی لیکن دوبارہ میں بھی نہیں پڑھوں گا کیونکہ میرا رب تعالیٰ بڑا مہربان ہے وہ میری ایسی نماز ہی قبول فرمالیگا۔ (پھر شیطان وہاں سے بھاگتا ہے)

الحمد لله رب العالمین

اللہ تعالیٰ کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کا امتی بنایا۔

اسی قسم کا ایک واقعہ حیات صدر یہ میں مذکور ہے۔

﴿واقعہ﴾

حاجی عبدالرحمن صاحب ایبٹ آباد سے اپنے بھائی ڈاکٹر عبدالحمید قادیانی کو لے کر خواجہ صدر الدین کی خدمت میں (ہری پور ہزارہ موضع درویش) لے کر آئے اور عرض کیا حضور میرا یہ بھائی مرزائی قادیانی ہو گیا ہے میں نے اس کو بہت سمجھایا ہے تاکہ یہ سیدھے راستے پر آجائے مگر اس پر کچھ اثر نہیں ہوا آپ اسے سمجھائیں یہ سن کر آپ نے دلائل دے کر اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر اس ڈاکٹر پر کچھ اثر نہ ہوا اور اس نے کہا مجھے سیدھا راستہ تو اب ملا ہے جب سے میں قادیانی ہوا ہوں بلکہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے سابقہ زندگی گمراہی میں گزار دی اس پر حضرت خواجہ صدر الدین نے فرمایا تمہیں کس طرح یقین ہوا ہے کہ تم اب سیدھے راستے پر پہنچے ہو اس ڈاکٹر نے جواب دیا کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا وہ یوں ہے کہ ایک عالیشان باغ ہے نہایت ہی دلکش ہے اور سبزہ زار ہے جگہ جگہ خوشنما پھول کھلے ہیں خوشبوئیں آرہی ہیں اس باغ میں ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت مسہری (بیڈ) ہے اور اس کے اوپر ایک بزرگ سفید چادر اوڑھے آرام فرما ہیں

میں نے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت مرزا غلام احمد
قادیانی ہیں میں نے ان کا چہرہ انور تو نہیں دیکھا مگر میرے دل نے گواہی
دی کہ ان کا مقام بہت اونچا ہے نیز میں جب سے احمدی (قادیانی) ہوا
ہوں مجھے عبادت میں خشوع و خضوع نصیب ہو گیا ہے جبکہ اس سے پہلے
کی تمام عبادات بے کیف بے مزہ تھیں۔

یہ سن کر حضرت خواجہ صدر الدین خاموش ہو گئے اور حاجی عبدالرحمن کو
علحدگی میں سمجھایا کہ آپ کا بھائی اس غلط مشاہدہ کی وجہ سے گمراہ ہوا ہے
اب اسے جب تک صحیح مشاہدہ نہ کرایا جائے اسے سمجھانا دلائل پیش کرنا
بیکار ہے آپ اس کو لے جائیں ہم کوشش کریں گے کہ یہ صحیح راہ پر آجائے
حاجی عبدالرحمن صاحب اپنے بھائی ڈاکٹر کو لے کر چلے گئے اور دو دن کے
بعد پھر اس کو لے کر آئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کرم فرما دیا ہے میرا
بھائی توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو چکا ہے۔ حضرت خواجہ صدر الدین نے
ڈاکٹر سے پوچھا تو اس نے کہا اب میں نے خواب میں وہی منظر (باغ والا)
دیکھا ہے وہی باغ ہے اسی طرح کی مسہری اور اس پر سفید چادر اوڑھے
مرزا صاحب سو رہے ہیں اور میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ منہ سے

چادر ہٹا کر زیارت کروں لہذا میں مسہری کے قریب گیا اور بڑی احتیاط سے چادر ہٹائی تو دیکھ کر میری چیخ نکل گئی کہ مسہری پر خنزیر پڑا ہوا ہے یہ دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے وہیں پر مرزائیت سے توبہ کی اور سچے مذہب راہ حق پر دوبارہ آ گیا ہوں۔ (حیات صدریہ، ص۔ ۲۹۰)

مصنف لکھتے ہیں اس پر میں نے سوال کیا حضرت یہ فرمائیے کہ قادیانی مذہب اختیار کرنے سے عبادت میں خشوع و خضوع کیوں پیدا ہو گیا تھا۔ یہ سن کر حضرت خواجہ صدر الدین نے اپنے مخصوص لہجے میں فرمایا: جھلیا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ فرمایا عبادت میں خشوع و خضوع اس لئے نہیں ہوتا کہ شیطان وسوسے ڈال کر انسان کے دل و دماغ کو پراگندہ کرتا رہتا ہے تاکہ انسان بے کیفی اور بدمزگی سے تنگ آ کر عبادت چھوڑ دے لیکن اگر کوئی شخص قادیانی ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے تو پھر شیطان کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس کے دل و دماغ کو پراگندہ کرنے کے لئے محنت کرتا پھرے۔ ظاہر ہے کہ کفر کی حالت میں خواہ کتنے ہی خشوع و خضوع سے عبادت کی جائے ناقابل قبول ہے۔ (حیات صدریہ، ص۔ ۲۹۲)

الحاصل مندرجہ بالا حوالا جات سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ عبادت (نماز) میں وسوسے آنا یہ ایمان کی نشانی ہے۔ ہاں اگر کوئی نماز کا ترجمہ یاد کر لے اور نماز میں ترجمہ کی طرف دھیان رکھے تو وسوسے کم ہو جائیں گے۔

اے میرے عزیز مسلمان بھائیو، وسوسوں اور خیالات کی وجہ سے نماز کو چھوڑ دینا یہ شیطان کا مشن پورا کرنا ہے۔

ایک بزرگ تمثیل بیان فرماتے ہیں کہ اس کی مثال یوں کہ ایک بھکاری ہاتھ میں کشکول پکڑ کر گداگری کے لئے نکلے اور اس کے پیچھے کتا لگ جائے وہ بھکاری کہے پہلے میں کتے کو سنبھالوں پھر گداگری کروں گا کتے کے پیچھے دوڑے اور کتا کبھی اس گلی میں گھس جائے کبھی اُس گلی میں اور وہ گداگر سارا دن کتے کے پیچھے لگا رہے تو اس نے کمانا کیا ہے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ لاٹھی کے ساتھ کتے کو روکے رکھے تاکہ وہ ٹانگوں کو نہ کاٹ لے اور اپنا کام کرتا رہے کتا بھونکتا ہے تو بھونکنے دے۔

یوں ہی نمازی کو چاہیے کہ شیطان بھونکتا ہے (وسوسے دیتا ہے) اسے بھونکنے دے اتنا خیال ضرور رکھے کہ کہیں شیطان عملی طور پر گناہ نہ

کرادے۔ باقی وسوسے دیتا ہے تو دیتا رہے۔

اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے اس کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمادیا ہے

ان الله تجاوز عن امتي ما وسوس به صدرها ما لم تعمل به
او تتكلم۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے میری امت سے وسوسے معاف کر دئے
ہیں جب تک وہ امتی ان وسوسوں کے مطابق عمل یا کلام نہ کرے۔

اس ارشاد گرامی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ انعام پہلی امتوں کو حاصل نہیں
تھا۔ اس ذات وحدہ لا شریک کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے
ہمیں اپنے حبیب ﷺ کا امتی بنایا۔

اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک صاحب التاج
والمعراج والبراق والعلم وعلی الہ واصحابہ الی
یوم الدین۔

دعا گو: ابوسعید محمد امین غفرلہ

ولوالدیہ ولذریۃہ والاحبابہ اجمعین

محمد پورہ فیصل آباد

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ ۹ ستمبر ۲۰۰۶ء